حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جود وسخا کا دلنشیں اور ایمان افروز تذکرہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، بہادر اور سخی تھے

آپؐ فرماتے تھے میں تو صرف قاسم ہوں خدا مجھے دیتا اور میں تقسیم کرتا ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مارچ 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 مارچ 2005ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے احادیث نبویہؐ کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جود وسخا کے دلکش واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخی ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ نے سخاوت کے اعلیٰ معیار قائم فرمائے۔حضور انور کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ عام طور پر ایک دنیا دار انسان دولت کی خواہش کرتا ہے تا کہ دنیا داروں میں ایک مقام بنائے، اپنی دولت سے دوسروں کو مرعوب کرے۔اپنے لئے اور بیوی بچوں کیلئے آرام و آسائش کے سامان مہیا کرے۔ایسے لوگ دوسروں کی ضرورتوں کا خیال نہیں رکھتے لیکن جو لوگ انسانی ضرورتیں پورا کرنے کے نعرے لگاتے ہیں ان کے عمل بھی دنیا داروں سے مختلف نہیں ہوتے ہیں صرف دعاوی ہوتے ہیں کیونکہ کبھی بھی وہ اپنے مفاد کی قربانی کرتے نظر نہیں آتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دولت ملنے اور پھر اس کے خرچ کرنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسوۂ حسنہ امت کیلئے قائم فرمایا اس کی مثالیں آپ کی زندگی کا ہی حصہ ہیں۔بعض لوگ سخاوت کا اظہار وقتی جذبہ کے ساتھ کرتے ہیں لیکن صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور لوگوں کی ضرورتوں کا احساس کر کے جود وسخا کے حسین نظارے ہمیں صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتے ہیں۔یہ جود وسخا کے اعلیٰ معیار صرف آپؐ نے ہی قائم فرمائے جو خدا کی ذات کے بعد اگر کسی انسان میں نظر آتے ہیں تو وہ انسان کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔آپؐ فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہے پھر میں تمام انسانوں میں سے سب سے بڑا سخی ہوں۔

آپؐ کو کبھی یہ خیال نہ آیا کہ یہ دولت جو خدا نے آپ کو دی ہے اسے اپنے آرام کیلئے رکھوں بلکہ دولت کے انبار ہونے کے باوجود آنکھ اٹھا کر بھی ان کی طرف نہ دیکھتے اور ضرورت مندوں میں تقسیم فرما دیا کرتے۔آپؐ فرماتے میں تو صرف قاسم ہوں۔خدا مجھے دیتا ہے اور میں اسے تقسیم کر دیتا ہوں۔صحابہ نے تقسیم کے واقعات کی نظارہ کشی کی ہے لیکن ان کی روایات کو بھی پڑھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ صحابہ اس سے بھی زیادہ کچھ کہنا چاہتے تھے۔حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ بہادر اور سب سے بڑھ کر سخی تھے۔اور رمضان المبارک میں آپ کی سخاوت عروج کو پہنچ جاتی اور تیز آندھی سے بھی بڑھ جاتی۔یہ کبھی نہ ہوا کہ آپؐ نے مانگنے والوں کو کبھی ”نہ“ کہا ہو۔اگر کچھ پاس ہوتا تو دے دیتے ورنہ خاموش رہتے اور اس کیلئے دعا کرتے ایک دفعہ آپ کو لباس کی ضرورت تھی۔ایک صحابیہ نے خوبصورت چادر کڑھائی کر کے آپ کی خدمت میں پیش کی۔آپ اندر گئے اور وہ چادر زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے۔ایک صحابی نے اس چادر کی بہت تعریف کی آپؐ نے اسی وقت پرانی چادر پہن لی اور نئی چادر اس صحابی کو دے دی۔صحابہ نے اس بات کو برا منایا اور اس صحابی سے کہا کہ تم نے یہ چادر کیوں مانگی۔انہوں نے جواب دیا کہ میں نے بھی یہ چادر اپنے کفن کیلئے مانگی ہے۔

حضور انور نے احادیث نبویہ کی روشنی میں نہایت دلکش انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جود وسخا کے حیرت انگیز متعدد واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر سخاوت فرماتے کہ آپ پر قرض بھی ہو جاتا تھا۔غزوہ حنین کے موقع پر صفوان بن امیہ کو سو اونٹ عطا فرمائے۔پھر سو اونٹ دیئے۔پھر سو اونٹ دیئے گویا تین صد اونٹ عطا فرمائے۔اس عنایت اور عطا نے صفوان کے غضب کو محبت میں بدل دیا۔ایک دفعہ بحرین سے بہت مال آیا جس سے مسجد میں ڈھیر لگ گیا آپؐ نے نماز کے بعد سارا مال تقسیم کروا دیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کے بدلہ میں بہت بڑھ کر لوٹا دیتے۔چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر قبائل تحائف لے کر آتے تو آپؐ بڑھا کر تحائف واپس لوٹاتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کے نظاروں کی مثال دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔دنیا کے مال کی آپ کی نظر میں کوئی وقعت نہ تھی۔ایک دفعہ آپ نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا کہ اگر اس کے برابر بھی میرے پاس سونا ہو تو تیسرے دن کے اختتام سے قبل سب خدا کی راہ میں خرچ کر دوں۔آپ نے فرمایا سخی اللہ کے قریب لوگوں کے قریب اور جنت کے قریب ہوتا ہے جبکہ بخیل ان تینوں سے دور ہوتا ہے اور جاہل سخی عبادت گزار بخیل سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ ہے۔یہ وہ تعلیم تھی جس کے مطابق آپ نے اپنی تمام عمر گزاری اور جود وسخا کے اعلیٰ معیار قائم فرمائے۔